السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ نماز تراویح میں امامت لڑکے نابالغ کی اور اس کے پیچھے تراویح جائز و درست ہے یا نہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نزدیک علماء و مشائخ شہر بلخ اور مصر و شام کے جائز و معمول بہ ہے اور علمائے ماوراالنہر کے نزدیک ناجائز ہے اور مضمرات میں فتویٰ جواز ہی پر دیا ہے یعنی روا اور درست ہے ۔ اختلف[1] اصحابہ فی النفل فجوزہ مشائخ بلخ و علیہا لعمل عندھم و بمصر والشام و منعہ غیرھم وعلیہ العمل بماوراء النہر انتہی مافی المرقاۃ شرح المشکوٰۃ لملا علی القاری ، اور صحیح بخاری میں مذکور ہے کہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں ایک لڑکا چھ سات برس کا فرضوں کی جماعت کراتا تھا امام بن کر ۔ واللہ اعلم بالصواب الراقم سید محمد نذیر حسین ۔

ہوالموفق :

اس لڑکے کا نام عمرو بن سلمہ تھا اور اس کے پیچھے پڑھنے والے سب صحابہؓ تھے ۔ نیل الاوطار میں ہے ۔ الذین قد موا عمر بن سلمۃ کانوا کلھم صحابہ قال ابن حزم ولا نعلم لھم مخالفا ، یعنی جن لوگوں نے عمرو بن سلمہؓ کو امام بنایا تھا وہ سب کے سب صحابہ تھے ۔ ابن حزم نے کہا کہ ابن صحابہؓ کا کوئی مخالف معلوم نہیں ہوتا ، ابوداوٗد اور احمد کی روایت میں اس لڑکے کا یہ بیان ہے کہ فماشھدت مجمعا من جرم الا آنت امامھم یعنی قبیلہ جرم کے جس مجمع میں میں حاضر ہوتا تھا میں ہی اس مجمع کا امام ہوتا تھا ، عمرو بن سلمہ کی اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ فرض نمازوں میں چھ سات برس کے لڑکے کی امامت جائز و درست ہے اور یہی مذہب ہے حسن بصری اور امام شافعی اور اسحق کا اور جب فرض نمازوں میں اس کی امامت اور اس کے پیچھے نماز کا پڑھنا درست ہے تو تراویح میں اس کی امامت بدرجہ اولے درست ہوگی اور امام احمد اور امام ابو حنیفہ سے دو روایتیں آئی ہیں اور مشہور روایت ان دونوں اماموں سے یہ ہے کہ نوافل میں نابالغ لڑکے کی امامت درست ہے اور فرائض میں نا درست ، حافظ ابن حجر فتح الباری میں لکھتے ہیں : ''حسن بصری ، امام شافعی اور اسحاق بچے کی امامت کے قائل ہیں اور امام مالک و سفیان ثوری مکروہ سمجھتے ہیں اور امام ابو حنیفہ اور امام احمد سے دو روایتیں ہیں ، مشہور یہ ہے کہ نفلوں میں جائز ہے ، فرائض میں نہیں ۔ '' کتبہ محمد عبد الرحمن المبارکفوری عفا اللہ عنہ

---

[1] احناف نفلی نماز میں نابالغ کی امامت کے بارے میں مختلف ہیں ، بلخ ، مصر اور شام کے مشائخ اس کو جائز کہتے ہیں اور اسی پر عمل کرتے ہیں اور ماوراالنہر کے مشائخ اس کو درست نہیں سمجھتے ۔

فتاوی نذیریہ

جلد01